روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 17 جون 2016ء 11 رمضان 1437 ہجری 17 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 138

جنت کے پھل

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کو روزہ اپنی پسندیدہ کھانے پینے کی چیزوں سے روکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جنت کا پانی پلائے گا۔

(کنزالعمال جلد8صفحہ 456حدیث نمبر 23635)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ماہ رمضان کے ساتھ جو فرض تعلق رکھتا ہے وہ ہے روزہ رکھنا۔ اب یہاں ہمیں یہ بتایا کہ روزہ صبح سے لے کر شام تک رکھنا ہوگا اور اس روزے کے وقت میں جہاں کھانے پینے سے رُکنا ہوگا وہاں جنسی تعلقات سے بھی احتراز ضروری ہوگا۔

ہر مومن بالغ اور عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر وہ بغیر جائز عذر شرعی روزہ نہیں رکھے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ٹھہرے گا۔

یہاں میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کے کھانے کو آخری وقت میں زیادہ پسند فرماتے تھے اور افطاری کو پہلے وقت میں۔ زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ.................(بخاری بَابُ قَدْرِکُمْ بَیْنَ السَّحُوْرِ وَصَلَاۃِ الْفَجْرِ)

(ترجمہ) رمضان کے مہینے میں ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد آپ نماز فجر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ سحری کے کھانے اور نماز صبح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا بس اتنا ہی جس میں قرآن کریم کی پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہوں (یہ بھی ایک بڑا پیارا طریق بیان ہے کہ وقت کو منٹوں کی بجائے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کا کتنا عشق تھا)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت بلال محتاط قسم کے آدمی ہیں ابھی پو نہیں پھوٹتی کہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے جب بلال اذان دے رہا ہو تو کھانا پینا نہ چھوڑا کرو اور انتظار کیا کرو کہ حضرت ابن اُمّ مکتوم (جو ایک نابینا صحابی تھے) اذان دیں وہ اسی وقت اذان دیتے تھے جب انہیں چاروں طرف سے آوازیں آتیں کہ فجر ہوگئی ہے۔ اذان دو۔ ان کی اذان کی آواز جب کان میں پڑے تو پھر سحری چھوڑ دو۔

کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ ان دونوں اذانوں میں کتنا فرق تھا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اتنا ہی فرق تھا کہ بلال اذان بند کرتے اور ابن اُمّ مکتوم اذان شروع کرتے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سحری کا کھانا بالکل آخری وقت میں آنحضرت ﷺ کو پسند تھا۔

افطاری کے متعلق آپ کا یہ ارشاد ہے کہ بالکل پہلے وقت میں کر لینی چاہئے۔ چنانچہ بخاری شریف میں روایت ہے۔.......

(بخاری بَابُ تَعْجِیْلِ الْاِفْطَارِ)

(ترجمہ) کہ میری اُمت کے لوگ بھلائی کو اس وقت تک حاصل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری پہلے وقت میں کیا کریں گے۔

اس کے ایک لطیف معنی شارحین حدیث نے یہ کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ جب تک لوگ میری سنت پر عمل کرتے رہیں گے ان کا بھلا ہوگا۔ میں پہلے وقت میں افطاری کرتا ہوں اور جب تک میری امت میری سنت کی تابع رہے گی اور میری سنت پر عمل کرے گی اس وقت اللہ تعالیٰ کی بڑی برکتیں بھی اسے حاصل ہوتی رہیں گی۔

پس اوّل وقت میں افطاری اور آخری وقت میں سحری کھانا بڑی برکت کا موجب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

(الفضل 12 اگست 2011ء)

اصلاح ممکن ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے، اور وہ ضائع نہیں ہوتا، اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔''

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ برائے ہومیو پیتھک کورس

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ

ایسے احمدی طلباء وطالبات جو ایف ایس سی (پری میڈیکل) A لیول یا مساوی تعلیم رکھتے ہوں اور طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے توسط سے کورس اور ٹریننگ حاصل کر کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن کر انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف، صدر محلہ / امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ بیرون ممالک سے درخواستیں بذریعہ فیکس بھجوائی جاسکتی ہیں۔ امسال طلباء اور طالبات کیلئے تین تین نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ کورس کی تکمیل کے بعد دو سال کی ٹریننگ لازمی ہوگی۔ کورس اور ٹریننگ کے دوران تعلیمی اخراجات کے علاوہ ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ فیکس: +92 47 6213091
فون نمبر: +92 47 6212685
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

کھجور کی اہمیت وافادیت۔ یہ مکمل غذا ہے

کھجور کو پنجابی میں ''کھجّی''عربی میں ''نخل یا رطب'' فارسی میں ''خرما''اور انگریزی میں ''ڈیٹ'' (Date) کہا جاتا ہے کھجور ایک بہت مفید پھل ہے کھجور کو اگر سُکھا لیا جائے تو اس حالت کو''چھوہارہ'' یا ''خرمائے خشک'' بھی کہتے ہیں عراق کی کھجور سب سے اچھی کھجور تصور کی جاتی ہے کھجور کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور چھوہارہ کی تاثیر گرم تر ہوتی ہے۔ کھجور زیادہ تر مصر اور خلیج فارس کے علاقہ میں پائی جاتی ہے دنیا کی سب سے اعلیٰ کھجور ''عجوہ'' ہے جو کہ سعودی عرب کے شہر مدینہ منورہ اور اس کے قرب و جوار میں پیدا ہوتی ہے عجوہ کے علاوہ بھی کھجور کی 90 سے زائد اقسام ہیں مثلاً افندی، جبیلی، مکتومی، منیفی، شھل، عنبرۃ، خلاص ،مسکانی، شلابی، بیض، خصاب ، وغیرہ معروف ہیں۔

کھجور کا درخت دنیا کے اکثر مذاہب میں مقدس مانا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تمام درختوں میں سے صرف اسی درخت کو مومن سے تشبیہ دی ہے۔ قرآن کریم اور دیگر مذاہب کی مقدس کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر بیس بار آیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں کھجور کا درخت نہ ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس میں کھانا نہ ہو۔ ہندو لوگ اسے پوجا کے طور پر استعمال کرتے تھے ۔ عیسائیوں میں palm sunday تہوار منایا جاتا ہے قرآن کریم کے ساتھ اس کا ذکر توریت اور اناجیل میں بھی آیا ہے کھجور ایک ایسا درخت ہے جس کا ایک بھی حصہ ضائع نہیں جاتا جس کا پھل بصورت خوراک اور دوا اور جس کے پھل کی گٹھلی بھی بغرض دوا استعمال ہو جاتی ہے اور کھجور کے پتوں سے جائے نماز، چٹائیاں، ٹوکریاں، اور دستی پنکھے، روٹی اور دیگر سامان رکھنے کے چھابے (برتن) گھریلو استعمال اور نمائشی اشیاء وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ کھجور کا گوند آنتوں، گردہ اور پیشاب کی نالیوں کی سوزش میں افاقہ کے لئے بہت مفید ہے۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں اس کا استعمال بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ کیونکہ تمام مومن افطاری میں نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرنا پسند کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے خوراک وزراعت کے ادارہ (FAO) کی 2012ء کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق ۔

مصر میں 1470 میٹرک ٹن،ایران میں 1066 میٹرک ٹن،سعودی عرب میں 1050 میٹرک ٹن،الجزائر میں 789 میٹرک ٹن،عراق میں 650 میٹرک ٹن اور پاکستان میں 600 میٹرک ٹن کھجور پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان میں اس کی کاشت کا آغاز محمد بن قاسم کے سندھ میں داخلے سے ہوا۔

پاکستان میں سندھ میں خیر پور، سکھر، گھوٹکی، پنجاب میں، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، بہاولپور اور جھنگ سمیت کئی شہروں میں اس کی کاشت ہوتی ہے جبکہ بلوچستان میں مکران، قلات اور دیگر شہروں میں بے حد عمدہ اقسام کی کھجور کاشت کی جاتی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ ساتھ یہ امریکہ یورپ میں بھی یکساں معروف ہے۔

کھجور کے طبی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ کھجور کا استعمال بہترین صحت کا ضامن بھی ہوسکتا ہے۔ کھجور کو ہمیشہ طاقتور پھل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں موجود قدرتی اجزاء ذہنی اور جسمانی کمزوریوں کے خلاف مضبوط ڈھال بن جاتے ہیں۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ کھجور میں، آئرن، کیلشیئم، فاسفورس، اور پوٹاشیم وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔

کھجور کی غذائیت اس کے 100 گرام کے حصہ میں اس طرح ہوتی ہے۔

نمی 15.3% پروٹین 2% روغن 0.4%
ریشہ 3.9% نشاستہ 75.8% کلوریز 317%۔
نمکیات 2.1% کیلشیئم 120 ملی لیٹر،
فاسفورس 50%، فولاد 7.3%، وٹامن سی 3%،
وٹامن بی 0.5%۔

جدید طبی تحقیق کے مطابق انسانی جسم کیلئے کھجور ایک مکمل غذا کا درجہ رکھتی ہے جس میں ہمارے جسم کو جن اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ تمام اجزاء وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ دن بھر کے فاقہ کے بعد انسان کی توانائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو افطاری میں ایسی مکمل اور زود ہضم غذا کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت حال میں کھجور کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

کھجور صالح خون پیدا کرتی ہے اور جسم کو طاقت دیتی ہے اسی طرح معدہ جگر اور گردوں کے علاوہ اعصاب کو بھی تحریک دیتی ہے۔ ایسے افراد جن کا درجہ حرارت کمزوری کی وجہ سے کم ہو ان کے درجہ حرارت میں اضافہ میں مفید ہوتی ہے۔ جگر میں اس کا کردار بھی بہت اہم ہے انسانی جسم میں موجود زہریلے اجزا کو نکالتی ہے اور جسم کو فربہ کرتی ہے سرد اور بلغمی مزاج مریضوں کیلئے یہ بہت مفید چیز ہے۔ سردی کے امراض مثلاً رعشہ، فالج، لقوہ، کمزوری، درد سینہ، کھانسی نزلہ زکام، بخار اور نمونیہ اور سینہ میں بلغم کے اجتماع کے لئے بہت مفید ہے۔ انتڑیوں کو ملائم کر کے اجابت کو آسان بناتی ہے۔ زچگی کے بعد ہونے والے ضعف کو دور کرنے میں مثالی کردار نبھاتی ہے۔ جوڑوں کے درد اور جوڑوں کی سختی اور کمر کے درد کو دور کرتی ہے۔ تازہ دودھ اور پنیر اور مکھن کے ساتھ کھانے سے رنگت خوب نکھر جاتی ہے، کھجور منہ کی بدبو دور کرتی ہے۔

کھجور کی گٹھلی بھی بہت مفید ہے۔ کھجور کی گٹھلی کو کوٹ کر اس کا جوشاندہ بنا کر پینے سے خونی بواسیر اور سیلان الرحم دور ہو جاتا ہے، جسم میں موجود پتھریوں کو توڑ کر جسم سے نکال دیتا ہے، گٹھلی کو جوش دے کر پینے سے اسہال رک جاتے ہیں، گٹھلی جلا کر اور دھو کر اس کا باریک سفوف بنا کر زخموں پر لگانے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

وہ آگیا ہے دوستو رمضان اللہ اللہ

ہوتی ہے جس میں رحمتِ رحمٰن اللہ اللہ
جس ماہ میں تھا اترا قرآن اللہ اللہ
مومن کا جس میں تازہ ہو ایمان اللہ اللہ
وہ آگیا ہے دوستو رمضان اللہ اللہ
سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ

قرآن کی تلاوت جب صبح و شام ہو گی
پھر ان دنوں میں برکت و رحمت بھی عام ہو گی
شیطان قید ہو گا دوزخ حرام ہو گی
مولیٰ کا اپنے بندوں پہ احسان اللہ اللہ
سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ

گنتی کے ان دنوں میں اس یار کو کما لو
سستا ہے ان دنوں میں اپنا اسے بنا لو
اپنا اسے بنا کر جنت کی راہ پا لو
بخشش کے بے شمار ہیں سامان اللہ اللہ
سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ

یارب ظفرؔ کو ایسی نظرِ کرم عطا ہو
میرے چمن کا پودا ہر اِک ہرا بھرا ہو
مقبول تیرے در پہ میری ہر اک دعا ہو
جاری رہے یہ تیرا فیضان اللہ اللہ
سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ

مبارک احمد ظفرؔ

16

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سویڈن

پروفیسرز سے ملاقات اور سوال و جواب۔ بیت العافیت و گوتھن برگ آمد۔ بیت ناصر کی تاریخ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 مئی 2016ء

صبح تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز کے بعض پروفیسرز صاحبان اور بعض دوسرے مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی۔

مہمانوں سے ملاقات

درج ذیل پروفیسرز صاحبان اور دوسرے مہمان حضور انور سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور میٹنگ روم میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

Mr. Simon Sorgenfrei (پروفیسر)

Mr. Frederic Brusi اسسٹنٹ لیکچرر سٹاک ہالم یونیورسٹی

Mr. Jenny Berglund ایسوسی ایٹ پروفیسر

پروفیسر David Thurfjell، لیکچرر

Mr. Lizzie ،Ferdinando Sardella

Oved Scheja (سویڈن میں Jewish کلچر کے بانی اور ڈائریکٹر)

Mr. Ulf Lindgren چرچ کے نمائندہ

Mr. Torbjorn Persson روٹری کلب Arlanda کے پریذیڈنٹ، Mr. Maynard (Cantor, Judiska Gerber Forsamlingen)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق صبح دس بجے تشریف لائے۔

ملاقات کے آغاز میں وہاں موجود پروفیسرز نے اپنا تعارف کروایا۔ سب سے پہلے سویڈن سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ایک لمبا عرصہ گزار چکے ہیں۔

اس کے بعد ایک خاتون پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق تل ابیب سے ہے مگر وہ گزشتہ بیس سال سے سویڈن میں مقیم ہیں۔

اس کے بعد ایک پروفیسر ڈاکٹر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں اس وقت یہود کمیونٹی کے لئے کام کر رہا ہوں۔ میں ختنے بھی کرتا ہوں لیکن جو لوگ میرے پاس سب سے زیادہ آتے ہیں وہ مسلمان ہیں۔ اس لئے میں مسلمانوں کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔

اس کے بعد ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں یہاں سویڈن میں ایک یونیورسٹی میں مذہب پڑھاتی ہوں۔ اسی طرح انگلینڈ کی Warwick یونیورسٹی میں وزٹنگ پروفیسر بھی ہوں۔ اس کے علاوہ Islamic Education پر بھی ریسرچ کر رہی ہوں۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا Subject ایران کی تاریخ اور شیعہ ازم ہے۔

یونیورسٹی آف سٹاک ہالم کے ایک پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ تاریخ مذاہب پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے اسلام اور Middle Eastern Studies میں سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے۔

یونیورسٹی آف سٹاک ہالم کے ایک اور پروفیسر نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ بھی تاریخ مذاہب پڑھاتے ہیں اور انہوں نے South Asian Religions پر سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آج یہاں سارے پروفیسرز ہی موجود ہیں۔ جس پر ایک مہمان نے بتایا کہ ان کے علاوہ باقی پروفیسرز ہیں اور وہ سویڈن کے ایک چرچ میں پادری ہیں۔ نیز انہوں نے بتایا کہ وہ تین سال مصر میں رہ کر آئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس میٹنگ میں سویڈن میں متعین انڈیا اور اسرائیل کے ایمبیسڈرز بھی شامل ہوئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ سویڈن میں حالات زندگی کیا ہیں؟ اس پر ایک پروفیسر خاتون نے جواب دیتے ہوئے کہا:

میرا خیال ہے اگر عمومی طور پر دیکھا جائے تو دور حاضر میں جس طرح بعض تبدیلیاں آرہی ہیں ان کا اثر باقی یورپ کی طرح سویڈن پر بھی پڑ رہا ہے اور اگر انفرادی لحاظ سے دیکھا جائے تو اگر آپ ٹھیک راستے پر ہیں تو سویڈن میں زندگی کافی آسان ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر ایک پروفیسر نے بتایا کہ سویڈن میں یہودیوں کی کل آبادی تقریباً 20 ہزار کے قریب ہے اور ان میں سے نصف Greater Stockholm میں ہی آباد ہیں۔ اس کے علاوہ یہودیوں کی کمیونٹی گوتھن برگ اور مالمو کے علاقوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن سب سے زیادہ یہودی سٹاک ہالم میں ہی آباد ہیں۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آپ کا سویڈن میں قیام کیسا رہا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں کافی مصروفیت رہی ہے۔ جماعت کے بہت سے افراد ملنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ کچھ تقاریب کا انعقاد ہوا۔ مالمو میں (بیت) کا افتتاح ہوا۔

موصوف نے پوچھا کہ کیا آپ گوتھن برگ میں تشریف لے گئے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دورہ میں تو ابھی تک گوتھن برگ نہیں گیا لیکن سٹاک ہالم سے گوتھن برگ جانے کا ہی پروگرام ہے۔ مگر گیارہ سال پہلے جب میں سویڈن آیا تھا اس وقت گوتھن برگ بھی گیا تھا۔ بہرحال یہاں سٹاک ہالم میں میں پہلی مرتبہ ہی آیا ہوں۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں جماعت احمدیہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہت بڑی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن بہرحال بتدریج کچھ تو اضافہ ہو رہا ہے۔ حال ہی میں پاکستان کے کافی ریفیوجیز یہاں آکر آباد ہوئے جن کو UNHCR کے ذریعہ سے مشرق بعید کے مختلف ممالک ملائشیا اور تھائی لینڈ وغیرہ میں ریفیوجی سٹیٹس دیا گیا تھا۔

ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ یوکے میں آپ کی جماعت کتنی بڑی ہے؟ میں نے سنا ہے وہاں بھی سارے ملک میں آپ کی بیوت ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہاں تقریباً 35 ہزار کے قریب احمدی ہیں جن میں سے اکثریت لندن میں ہے۔ لیکن احمدی سارے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرح وہاں کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہماری بیوت اور سنٹرز ہیں۔ یوکے میں تقریباً ہر سال ہی دو سے تین بیوت تعمیر ہو رہی ہیں۔

اس پر ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ: سنی اور شیعہ میں جو لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں کیا ان کا تعلق سنیوں اور شیعوں کے کسی خاص مکتبہ فکر یا فرقہ سے ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا کہ: سنیوں اور شیعوں میں سے کسی خاص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے شامل ہو رہے ہیں۔ جس کو بھی ہمارے عقائد اور دلائل کی سمجھ آجاتی ہے وہ ہماری جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس پر موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا طریق کار کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: طریق کار یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والا بیعت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لے کر آتا ہوں اور اس کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وہی مسیح موعود اور امام مہدی مانتا ہوں جس کی پیشگوئی رسول کریم ﷺ نے فرمائی تھی۔...... عقائد کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو سوائے اس کے کہ ہم اس شخص پر یقین رکھتے ہیں جس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ مسیح اور مہدی ہوگا ہمارے اور دیگر کے بیچ کوئی فرق نہیں ہے۔

ایک پروفیسر نے کہا کہ دوسرے فرقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ مہدی آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اس کی آپ کیا تاویل کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جب دنیا ختم ہونے کے قریب ہوگی تو مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور مہدی زمین میں ہی پیدا ہوگا۔ ان کے نزدیک مہدی اور مسیح دو مختلف شخصیات کا نام ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مخالفین کا خاتمہ کر دیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا ویسے ہی ختم ہونے کو ہو رہی ہوگی تو پھر ان دونوں کا کیا کام ہے؟ جب دنیا ہی ختم ہو جائے گی تو یہ کس طرح (دین) کی اصلاح کریں گے یا کس کو کہیں گے کہ (دین) قبول کرلو؟ بھٹکے ہوئے لوگوں کو کس طرح ہدایت دیں گے؟ پس ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری زمانہ سے مراد وہ دن نہیں جب دنیا ختم ہو رہی ہوگی بلکہ اس سے مراد چودھویں صدی ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ تیرہویں صدی کے آخر میں مسیح اور مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر قرآن کریم میں بھی اس آخری زمانہ کی علامات بیان ہوئی ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں ذرائع نقل و حرکت میں کثرت ہوگی اور اسی نشان کو پورا ہوتا آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں کی سواری ترک ہو چکی ہے اور ان کی جگہ بحری اور ہوائی جہازوں، کاروں، ٹرینوں اور بسوں نے لے لی ہے۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے ایک اور علامت کی پیشگوئی فرمائی کہ اس زمانہ میں رمضان کے مہینہ کی خاص تاریخوں میں چاند اور سورج گرہن لگے گا اور 1894ء میں رمضان کے مہینہ میں یہ نشان پورا ہوا

جب چاند کو گرہن لگنے کے دنوں میں سے پہلے دن چاند کو گرہن لگا اور پھر اسی مہینہ کی اٹھائیس تاریخ کو سورج کو گرہن لگا۔ چنانچہ 1894ء میں پیشگوئی کے مطابق یہ دونوں گرہن ایک ہی ماہ میں مشرقی کرہ ارض پر رونما ہوئے اور پھر 1895ء میں چاند اور سورج گرہن کا نشان مغربی کرہ ارض پر رونما ہوا جو امریکہ اور دیگر ممالک میں دیکھا گیا۔ پس جب یہ نشان ظاہر ہوئے تو اس وقت مدعی بھی موجود تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جب نشان پورے ہو چکے ہیں اور مدعی بھی موجود ہے تو اس کو قبول نہ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ پس آخری زمانہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ جب دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ورنہ ایسے وقت میں مسیح اور مہدی کا کیا فائدہ؟ اگر یہ بات سچ ہے کہ آنے والا لوگوں کی رہنمائی کرنے کے لئے اور انہیں راہ راست پر چلانے کے لئے آئے گا تو پھر لوگ خدا سے پوچھیں گے کہ ہمیں تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں دیا گیا۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ کا جماعت احمدیہ میں کیا منصب ہے؟ کیا آپ کا عمل دخل صرف فقہی مسائل تک محدود ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلیفہ تو نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کرے جو نبی کو سونپی جاتی ہیں اور یہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ایک تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا بنی نوع انسان کو حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا اور پھر دین کا پیغام پھیلانا۔ پس یہ خلیفہ کے فرائض ہیں۔ خلیفہ ایک روحانی رہنما ہوتا ہے نہ کہ دنیوی حکومتوں کی طرح کوئی انتظامی سربراہ۔ ہاں جہاں تک اس کی جماعت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جماعت کا تو انتظامی سربراہ ہوتا ہے لیکن امور حکومت کا انتظامی سربراہ نہیں ہوتا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق مذہب اور حکومت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ ہر حکومت اپنے امور اپنے نظام کے مطابق چلائے گی۔ اگر تو یہ حکومتیں احمدی ہوں گی تو ایک ہاتھ کے نیچے جمع ہوں گی اور روحانی طور پر ان کی رہنمائی ایک خلیفہ کے ذریعہ کی جائے گی۔

ایک خاتون پروفیسر جو کہ Islamic Education کی سپیشلسٹ ہیں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگوں کے اپنے سکول ہیں جہاں آپ اپنا نصاب پڑھاتے ہوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فی الحال تو یورپ یا دیگر مغربی ممالک میں ہمارے اپنے سکول تو نہیں ہیں۔ افریقہ میں ہمارے سکول تو ہیں لیکن وہ مذہبی سکول نہیں ہیں۔ وہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن کریم، بائبل اور دیگر مذاہب کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے اور جہاں تک کسی خاص مذہبی نصاب کا تعلق ہے تو جرمنی کے ایک علاقہ کی انتظامیہ نے ...... مختلف فرقوں سے کہا تھا کہ وہ (دین) کے حوالہ سے نصاب بنا کر دیں جو طلباء کو سکولوں میں پڑھایا جاسکے۔ وہاں ہم نے اپنا نصاب بھی تیار کر کے دیا تھا تو انہوں نے ہمارے نصاب کو قبول کیا اور وہی سکولوں میں پڑھایا جارہا ہے۔ اس نصاب میں متنازع معاملات کو لینے کی بجائے ہم نے قرآن کریم اور احادیث رسول کریم ﷺ اور اسلام کی اصل تاریخ کو لیا جو سب کے مابین مشترک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ ہمارے مشنری ٹریننگ کالجز ہیں۔ یورپ کے کالجز میں سے ایک کالج جرمنی میں ہے، ایک یوکے میں ہے۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی ہے اور افریقہ میں بھی ایک انٹرنیشنل مشنری ٹریننگ کالج ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ اسی طرح شارٹ کورسز کے لئے دنیا کے متعدد ممالک میں یہ کالجز قائم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کاشف محمود ورک صاحب مربی سلسلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: انہوں نے بھی یوکے کے مشنری ٹریننگ کالج سے تعلیم حاصل کی ہے۔ غالباً یہ اس ٹریننگ کالج کی پہلی فارغ التحصیل کلاس میں سے تھے۔ تو آپ کہہ سکتی ہیں ان کا شمار اس کالج کے ابتدائی طلباء میں ہوتا ہے۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں حکومت کے ساتھ تعلقات کے حوالہ سے کیا جماعت احمدیہ میں کوئی بہتری آئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک بنگلہ دیش کی حکومت کے ساتھ جماعت کے تعلقات کی بات ہے تو ہمارا وہاں کی حکومت کے ساتھ بڑا اچھا تعلق ہے۔ کیونکہ بنگلہ دیش میں ہماری جماعت کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو پاکستان کی حکومت نے 1974ء میں احمدیوں کے خلاف وہاں کی پارلیمنٹ میں قانون سازی کی ہے کہ قانون اور آئین کی رو سے احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ پس وہاں احمدیوں کے خلاف قانون موجود ہے اور اس قانون میں مزید اضافے ضیاء الحق مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دور میں ہوئے۔ پہلے تو صرف پارلیمنٹ نے قانون پاس کیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پارلیمنٹ جو مرضی سمجھے...... لیکن ضیاء الحق نے جو قوانین نافذ کئے ان کے مطابق ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے...... پس جب تک یہ قوانین قائم ہیں اور ان کی آڑ میں ہم پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک پاکستان میں ہمارے حالات اور تعلقات کس طرح بہتر ہو سکتے ہیں۔ لیکن بنگلہ دیش میں حالات مختلف ہیں۔ پس اس کا تعلق حکومت کی پالیسی سے ہے۔ جماعت کا بنگلہ دیش کی موجودہ حکومت کے ساتھ بڑا اچھا تعلق ہے۔

ایک پادری نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ کل 10 سال کی عمر کے مسلمان بچے چرچ میں آئے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم اس طرح Baptize کرتے ہیں۔ اس پر ایک بچے نے پوچھا کہ جب مسلمان بچہ پیدا ہوتا ہے اور آپ اس کو بپتسمہ دیں تو کیا وہ مسلمان کہلائے گا؟ اس پر میں نے اس بچے سے کہا کہ مجھے نہیں علم۔ لیکن اگر میں بپتسمہ دوں گا تو شاید وہ بچہ عیسائی کہلائے گا یا شاید وہ مسلمان ہی کہلائے۔ موصوف نے پوچھا کہ ایسی صورتحال میں آپ کا کیا جواب ہوتا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیغمبر اسلام رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت صحیحہ پر جنم لیتا ہے۔ مذہبی اعتبار سے وہ نہ تو مسلمان ہوتا ہے، نہ عیسائی اور نہ ہی یہودی لیکن اس کی فطرت نیک ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بعد اس کے والدین جیسے چاہیں اس کی پرورش کریں۔ پس جس کو آپ لوگ بپتسمہ دیں گے وہ عیسائی ہی کہلائے گا۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عیسائی نیک فطرت نہیں ہو سکتا۔ پس میرے نزدیک ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈین سفیر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا آغاز انڈیا سے ہی ہوا تھا۔ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان سے ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ ویسے تو میں دہلی سے ہوں لیکن بنیادی طور پر میرا تعلق مشرقی بنگال سے ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ: انڈیا ایک سیکولر ملک ہے اور ہمارا یقین ہے کہ ہر مذہب کا عزت و احترام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انڈیا کی موجودہ حکومت کے ساتھ جماعت کا بڑا اچھا تعلق ہے۔

انڈین ایمبیسڈر نے کہا کہ: حال ہی میں صوفیاء کی ایک عالمی کانفرنس کے موقع پر ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی صاحب نے بڑے واضح طور پر کہا کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے اور اس کو دنیا میں غلط رنگ میں بطور ایک متشدد مذہب کے پیش کیا جارہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل درست بات ہے۔ ہر مذہب کی اصل تعلیم امن، پیار اور ہم آہنگی پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ اللہ سے پیار کرو اور بنی نوع انسان سے پیار کرو۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا: مسلم ممالک میں اور جگہوں پر بھی مہدی ہونے کے دعویدار موجود ہیں۔ جیسے سوڈان میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح 1979ء میں سعودی عرب میں بھی کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جماعت احمدیہ کا ان دعویداروں کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دعویدار تو کوئی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ دیکھنا ہوگا کہ دعویٰ کرنے والا کس حد تک کامیاب ہوا ہے؟ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہدی کے ظہور کے حوالہ سے بعض علامات کی پیشگوئی فرمائی تھی جو چودھویں صدی میں پوری ہوگئیں اور اس وقت مہدی کا دعویدار بھی موجود تھا۔ اس وقت تو کسی اور نے دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ رسول کریم ﷺ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہوگا کہ جب کہ ان دعویٰ کرنے والوں میں سے ہر ایک نے صرف مہدی ہونے کا ہی دعویٰ کیا ہے۔ لیکن احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کو دونوں خطاب دیئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ مہدی کا دعویٰ کرنے والے یہ لوگ کہاں تک گئے ہیں؟ دنیا کے کتنے ممالک میں پہنچے ہیں؟ لیکن جماعت احمدیہ گزشتہ 127 سال میں مسلسل ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے اور دنیا بھر میں اس کا پیغام پھیل رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی ممکن ہے بعض نیک اور اولیاء بھی ہوں اور ان کے ماننے والوں نے ان کو مہدی کا لقب دے دیا ہو مگر ایسے لوگ صرف خاص علاقہ اور خاص قوم کے لئے تھے۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ جماعت احمدیہ میں بھی دو فرقے ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق قادیان سے ہے اور دوسرے وہ جو لاہوری کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لاہوری احمدی نظام خلافت کو نہیں مانتے اور یہی وجہ تھی وہ جماعت سے علیحدہ ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ جماعتی امور کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور ایک خلیفہ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ایک کمیٹی یا چند لوگوں پر مشتمل ایک گروپ کے پاس ہونی چاہئے۔ لیکن ہم کہتے ہیں نبی کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے۔ پس یہ بنیادی وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہمارے آپس کے تعلقات کا تعلق ہے تو ہم لوگ جب بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو اچھا ملتے ہیں۔ بلکہ دو تین سال قبل میں ان کی برلن کی بیت میں بھی گیا تھا اور اس بیت کے امام نے بڑے پرتپاک طریق پر میرا استقبال کیا۔ انہوں نے ہماری کاوشوں کو سراہا اور یہ لوگ ہماری تقریبات میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے درمیان کوئی بہت زیادہ بغض اور دشمنی نہیں ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ لوگ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہماری جماعت میں شامل ہو چکی ہے۔

اس کے بعد ایک پروفیسر نے سوال کرتے

ہوئے کہا کہ آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے کہا کہ خلیفہ ایک روحانی سربراہ ہوتا ہے۔ تو آپ کے نزدیک اس وقت جماعت احمدیہ اور باقی دنیا کو روحانی طور پر کس مشکل ترین چیلنج کا سامنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آپ کے ساتھ پادری بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ لوگ اپنے خالق حقیقی سے دور ہوتے جارہے ہیں اور اپنے خالق کے حقوق کی ادائیگی کو بھولتے جارہے ہیں۔ پس سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لایا جائے۔ کیونکہ قرآن کریم کے مطابق انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ اپنے خالق کے سامنے جھکا جائے۔ اگر آپ کی پیدائش کا بنیادی مقصد ہی یہ ہو تو پھر یہی سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔

موصوف نے پوچھا کہ کیا اس حوالہ سے مشکلات میں مزید اضافہ ہورہا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان مشکلات میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں ہی چند سال پہلے تک 77 فیصد لوگ مذہب کی طرف رجحان رکھتے تھے یا کم ازکم عیسائیت پر ان کا ایمان تھا اور اب یہ نمبر کم ہوکر پچاس فیصد کے قریب پہنچ چکا ہے اور مزید کم ہورہا ہے۔ آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ دہریوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اور مذہب کے ماننے والوں میں مسلسل کمی ہورہی ہے۔ پس یہ ہم سب کا مشترکہ چیلنج ہے۔ سب سے پہلے تو بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لایا جائے اور اس کے بعد یہ فیصلہ ہو کہ کس مذہب پر عمل کرنا ہے۔

بعدازاں ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ کا ماحولیات کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ماحولیات سے آپ کی مراد Climate Change ہے تو اس کی بنیادی وجہ توازن کا فقدان ہے۔ قدرت نے ہر چیز کے اندر توازن رکھا ہے۔ جیسے جیسے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہورہا ہے، ہم سرسبز جنگلات کو کاٹتے چلے جارہے ہیں اور نئے شہر اور قصبے تعمیر کررہے ہیں اور ان میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف انڈسٹریل انقلاب لارہے ہیں۔ ان چیزوں کی وجہ سے ماحول آلودہ ہورہا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ہر چیز میں توازن کو برقرار رکھیں۔

اور دوسرا امن کا فقدان ہے۔ اگر امن نہیں ہوگا اور لوگ ایک دوسرے سے جنگیں کریں گے اور ایک دوسرے کو ماریں گے۔ پس جہاں زندگی ہی نہ ہو وہاں ماحول کیا کرے گا؟

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ جماعت احمدیہ میں فقہی مسائل کو کیسے حل کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بنیادی طور پر ہم فقہ حنفی کو مانتے ہیں اور جب ہم بعض چیزیں ایسی دیکھتے ہیں جن کا حل فقہ حنفی میں موجود نہیں تو پھر ہم قرآن کریم، احادیث رسول کریم ﷺ کی روشنی میں ان امور کو حل کرتے ہیں۔ چند ایک ہی باتیں ہوں گی جن پر ہمارے اور حنفیوں کے مابین اختلاف ہوگا۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ احمدیوں کو حج کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ تو کیا آپ حج کی جگہ پر کچھ اور کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حج کے متبادل اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (دین) کے بنیادی ارا کین میں کلمہ، صلوٰۃ، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ تو حج (دین) کا بنیادی رکن ہے۔ گوکہ ہمیں حج پر جانے سے روکا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ہر سال احمدیوں کی اچھی خاصی تعداد حج کے لئے جاتی ہے۔ مگر وہ وہاں اپنے آپ کو احمدی نہیں کہہ سکتے۔ اس حوالہ سے کچھ مسائل تو ہیں لیکن پھر بھی ہم حج کرتے ہیں۔ ہمارے پہلے خلیفہ نے بھی حج کیا تھا۔ اسی طرح دوسرے خلیفہ نے بھی حج کیا۔ پھر ان کے بچوں نے بھی حج کئے۔ میرے بڑے بھائی نے بھی دو سال پہلے حج کیا تھا۔

اس پر ایک پروفیسر خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ کی مکہ کے علاوہ بھی حج کی کوئی جگہیں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں اور کوئی ایسی جگہ نہیں جو مکہ کا متبادل ہو سکے۔

اس پر موصوفہ نے کہا کہ مکہ کا متبادل نہیں لیکن بعض اوقات مزار وغیرہ پر لوگ جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزار تو نہیں لیکن ہمارے بھی بعض مقدس مقامات ہیں جیسے کہ قادیان جو بانی سلسلہ احمدیہ کا وطن تھا۔ یہ ہمارے لئے بہت مقدس جگہ ہے۔ کیونکہ وہ وہاں پیدا ہوئے۔ وہ وہاں رہے اور پھر وہاں مدفون ہیں۔ لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ قادیان اور مکہ کا مقام ایک ہی ہے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ کو آپ سے پہلے والے خلیفہ نے خلافت کے لئے نامزد کیا تھا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ ہماری ایک مجلس انتخاب ہوتی ہے جس کے ممبرز جماعت احمدیہ کے افراد ہوتے ہیں۔ ان ممبرز میں سے مرکزی عہدیداران، ممالک کے امراء اور بعض سینئر مربیان شامل ہوتے ہیں جو خلیفہ کی وفات کے بعد جمع ہوتے ہیں اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ خلافت کے لئے نام پیش ہوتے ہیں اور ان کو ووٹ دیئے جاتے ہیں اور اس ساری کارروائی کی باقاعدہ ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی چمنی نہیں ہوتی جس میں سے دھواں نکلتا ہو۔ بلکہ جب خلیفہ کا انتخاب ہوجاتا ہے تو جماعت کے لوگ نئے خلیفہ کی بیعت کرتے ہیں۔

ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کن قوموں پر مشتمل ہے؟ کیا زیادہ تر لوگوں کا تعلق جنوبی ایشیا سے ہے یا اور بھی قومیں احمدی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اس وقت افریقن احمدیوں کی تعداد ہندو پاک کے احمدیوں سے زیادہ ہے۔ گوکہ پاکستان اور انڈیا کے احمدی امریکہ، یورپ اور باقی ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں مگر افریقن احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ پھر مشرق بعید میں بھی احمدیوں کی کافی تعداد ہے جیسے انڈونیشیا اور ملائشیا وغیرہ ہیں۔

ایک خاتون پروفیسر نے کہا: جماعت احمدیہ میں عورتوں کا کیا کردار ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں عورتوں کا کردار بہت اہم ہے۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر عورت بچوں کی تعلیم و تربیت میں اپنا صحیح کردار ادا نہیں کررہی تو وہ نہ صرف خود جنت سے محروم ہورہی ہوتی ہے بلکہ اپنے بچوں کو بھی جنت سے محروم کررہی ہوتی ہے۔ پس یہی بنیادی اصول ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے جماعت کے اندر عورتوں کی ایک علیحدہ تنظیم قائم کی ہوئی ہے۔ جن کی ہر ملک میں ملکی سطح پر صدر ہوتی ہے اور پھر لوکل سطح پر بھی صدر ہوتی ہیں اور دیگر عہدیدار ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے اجلاسات کا انعقاد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی جو جماعتی طور پر پروگرام ہوتے ہیں جس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہوتے ہیں۔ ایسے پروگراموں میں بھی عورتوں کے لئے ایک مخصوص وقت رکھا جاتا ہے جس میں وہ اپنی تقریریں وغیرہ کرتی ہیں اور پھر بچوں کی تعلیم و تربیت، ان کی روحانی تعلیم و تربیت، اپنی صحت اور اس طرح کے دیگر پروگراموں کے حوالہ سے منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ تو ہماری جماعت میں عورت کا بہت وسیع کردار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت کے اندر شرح خواندگی کے اعتبار سے عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ پس جب تک آپ کے پاس پورا علم نہ ہو آپ اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرسکتے جو کہ عورت کی بہت اہم ذمہ داری ہے۔ ہماری عورتیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں انجینئرز، ڈاکٹرز، آرکیٹیکٹس اور پروفیسرز بھی ہیں۔ حتیٰ کہ تیسری دنیا کے ممالک میں بھی ہماری خواتین میں سے 99.9 فیصد کا شمار خواندہ خواتین میں ہوتا ہے جبکہ اس کے مقابل پر مرد صرف 90 فیصد ہیں۔ شرح خواندگی سے مراد یہ نہیں کہ آپ کو پڑھنا لکھنا آتا ہو۔ جیسے پاکستان میں شرح خواندگی کا معیار یہ ہے کہ اگر آپ کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے تو آپ پڑھی لکھی متصور ہوں گی۔ بلکہ شرح خواندگی سے مراد ہے کہ آپ نے کم ازکم سیکنڈری سکول تک تعلیم حاصل کی ہو۔

ایک پروفیسر نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت یورپ ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے جبکہ یورپ کو ریفیوجیز کے بحران سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ آپ کے خیال میں جماعت احمدیہ کو یورپ کے اندر Integration کرنے میں کن مشکلات کا سامنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بہت لوگوں سے اکثر پوچھتا ہوں کہ مجھے Integration کی تعریف بتائیں؟ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو میرے خیال میں ہم لوگ صحیح طور پر معاشرے کا حصہ ہیں کیونکہ میرے نزدیک Integration کا مطلب یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں اس کے لئے کیا کررہے ہیں؟ اگر ہم ملک کی ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور قابلیتیں استعمال کررہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم Integration کر رہے ہیں۔ یورپ میں ہمیں کافی سراہا جاتا ہے۔ یورپ میں، یہاں سویڈن میں اور جرمنی اور ہر جگہ احمدی خواتین اور مردوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو پڑھے لکھے ہیں اور ان کو معاشرہ کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ تو Integration کے حوالہ سے مجھے تو کوئی ایسا مسئلہ نظر نہیں آرہا جس کی وجہ سے ہم پریشان ہوں۔ اگر آپ تعلیم یافتہ ہیں تو آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے لئے کیا اچھا اور کیا برا ہے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ: جماعت احمدیہ کا مشن کیا ہے؟ کیا آپ اپنی کوئی قوم بنانا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا مشن یہی ہے کہ دنیا کا ہر شخص اپنے خالق حقیقی کے سامنے سربسجود ہوجائے۔ اگر یہ مقصد حاصل ہو جائے تو یہی کافی ہے۔ ہمیں کوئی قوم بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں ملکوں پر قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تمام لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگ جائیں اور حقوق العباد ادا کرنے لگ جائیں تو ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ وہ روحانی طور پر ترقی کرے۔ یہی پیغام ہے جس کو ہم پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ مجھے سویڈن یا جرمنی یا کہیں اور کسی طاقت کی لالچ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو یہی کہوں گا کہ دنیاوی طاقتوں کو احمدیت سے خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر لحاظ سے ایک روحانی جماعت ہیں۔

بعدازاں ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ کے خیال میں اگلے جہان پر زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے اس جہان پر توجہ میں کمی ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ اس جہان میں آئے ہیں تو آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے ادا کرنی ہیں۔ آپ کے بعض فرائض ہیں جو آپ نے ادا کرنے ہیں اور اگر آپ یہ فرائض خدا تعالیٰ کی رضا

کے حصول کی خاطر ادا کر رہے ہیں تو آپ کو ان کاموں کی جزاء اس جہاں میں اور اگلے جہاں میں بھی ملے گی۔ مثال کے طور پر رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ اگر آپ اپنی بیوی کا خیال رکھنے والے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اس کے منہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتے ہیں تو آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ تو اگر آپ امن قائم کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں تو اس کا اجر آپ کو اگلے جہان میں بھی ملے گا اور اس جہان میں بھی ملے گا۔ اگر آپ اپنی بیوی سے پیار کرتے ہیں تو آپ کے گھر میں سکون ہوگا۔ آپ کے بچے سکون میں رہیں گے اور اس کے علاوہ آپ کو اگلے جہان میں بھی اس کا اجر ملے گا۔ پس آپ یہ نہیں کہہ سکتے اگلے جہان پر ہی زیادہ توجہ ہے۔ کیونکہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ کی توجہ صرف اگلے جہاں پر نہیں بلکہ اس جہاں پر بھی ہے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آپ معاشرے میں Integration کی بات کر رہے تھے۔ کیا آپ کی جماعت کے لئے انسانیت کی خدمت اور سوشل ورک کرنا بھی ضروری ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل ضروری ہے۔ ہم یورپ اور باقی ممالک میں Charity Walks کا انعقاد کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اکٹھی ہونے والی رقم ہم لوکل چیریٹیز کو دیتے ہیں۔ پھر ہماری اپنی چیریٹی آرگنائزیشن بھی ہے جس کا نام ہیومینیٹی فرسٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یورپ کے علاوہ افریقہ میں ہم کافی کام کر رہے ہیں۔ وہاں ہمارے ہسپتال اور سکول قائم ہیں۔ پھر ہم نے افریقہ کے دور دراز علاقوں کے رہنے والوں کے لئے پانی کے کنوؤں کی کھدائی کا کام بھی شروع کیا ہوا ہے تا کہ ان کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو سکے۔ آپ کو شاید علم نہ ہو کہ وہاں چھوٹے چھوٹے بچے سروں پر پانی کے مٹکے رکھ کر کئی کئی کلومیٹر دور سے پیدل چل کر پانی لے کر آتے ہیں اور وہ پانی بھی گندا ہوتا ہے جو کئی بیماریوں کا باعث ہوتا ہے۔ پھر ہم Model Villages بھی تعمیر کر رہے ہیں جس کے اندر سڑکوں پر روشنی، پینے کا صاف پانی، کمیونٹی ہال، سبزیاں وغیرہ اگانے کے لئے پانی دینے کا نظام موجود ہوتا ہے۔ پس یہ وہ سہولیات ہیں جو ہم وہاں کے مقامی لوگوں کو دے رہے ہیں۔

اس پروفیسر خاتون نے سوال کیا کہ افریقہ کے کس علاقہ میں آپ یہ سہولیات مہیا کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی افریقہ کے ممالک ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو، مالی، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، سینیگال وغیرہ شامل ہیں۔ تقریباً سارے مغربی افریقن ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ پھر مشرقی افریقہ میں بھی کام کر رہے ہیں جس میں کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا وغیرہ کے ممالک شامل ہیں۔ پھر سنٹرل افریقہ اور افریقہ میں جنوب کی طرف بھی کام کر رہے ہیں۔ کانگو کنشاسا میں بھی ہماری کافی بڑی جماعت ہے۔ پھر جنوبی امریکہ کے ممالک میں بھی بعض پراجیکٹس شروع کئے ہیں۔ ہم گوئٹے مالا میں بھی ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر کر رہے ہیں۔

موصوفہ نے پوچھا کہ ان پراجیکٹس کے لئے فنڈنگ کہاں سے مہیا ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کے لوگ ہی مالی قربانی کرتے ہیں اور پھر ہم چیریٹیز کے پروگرام منعقد کرتے ہیں جن کے ذریعہ رقوم اکٹھی کی جاتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہیومینیٹی فرسٹ نے امریکہ میں ایک Triathlon کا انعقاد کیا تھا جس کے ذریعہ 1.5 ملین ڈالرز کی رقم جمع ہوئی جو گوئٹے مالا میں زیر تعمیر ہسپتال پر خرچ ہوگی۔ پھر ہمارے اکثر کام رضا کارانہ طور پر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بھی ہم پیسے بچاتے ہیں۔ اگر ایک پراجیکٹ کسی کمپنی کو دیا جائے جس پر 5 ملین خرچ آنا ہو ہم وہی کام رضا کاروں کے ذریعہ ایک ملین میں مکمل کروا لیتے ہیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر میرے پاس مزید وقت ہوتا تو میں ضرور آپ لوگوں کے ساتھ گزارتا لیکن اب میرا اگلا پروگرام ہے۔ اس پر تمام پروفیسر حضرات اور خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

اس طرح یہ ملاقات سوا گیارہ بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

بیت العافیت میں آمد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق قریباً بارہ بجے یہاں سے جماعتی سنٹر سٹاک ہالم بیت العافیت کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدر جماعت سٹاک ہالم مکرم خالد محمود چیمہ صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف آوری ہوئی۔ یہاں چند منٹ قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مربی سلسلہ سٹاک ہالم مکرم کاشف محمود ورک صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرم ڈاکٹر محمود شرما صاحب ابن مکرم میجر عبدالحمید شرما صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حضور انور واپس صدر صاحب جماعت سٹاک ہالم کے گھر تشریف لے آئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ صدر صاحب نے تمام ممبران کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سنٹر بیت العافیت تشریف لے آئے۔

احباب جماعت، مرد و زن اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ بچیاں گروپ کی صورت میں خیر مقدمی دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

گوتھن برگ آمد

اب پروگرام کے مطابق سٹاک ہالم (Stockholm) سے گوتھن برگ (Gothenburg) کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور صدر صاحب جماعت سٹاک ہالم کے گھر سے ہوتے ہوئے دو بجکر چالیس منٹ پر گوتھن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔

سٹاک ہالم سے گوتھن برگ کا فاصلہ 483 کلومیٹر ہے۔ قریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد راستہ میں ایک کیفے ٹیریا میں کچھ دیر کے لئے قافلہ رکا۔ بعد ازاں آگے سفر جاری رہا اور سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت ناصر گوتھن برگ تشریف آوری ہوئی۔

احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب جماعت نے بڑے پُر جوش انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا، بچیوں نے استقبالیہ اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ خواتین ایک جانب کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بیت سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت ناصر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ گوتھن برگ میں غروب آفتاب کا وقت نو بجکر انتالیس منٹ پر ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بیت ناصر کی تاریخ

بیت ناصر سویڈن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی بیت الذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 27 ستمبر 1975ء کو سویڈن کے شہر گوتھن برگ (Gothenburg) میں اس پہلی بیت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

حضور نے متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ بیت مبارک قادیان کی وہ اینٹ نصب فرمائی جو قبل ازیں حضرت مصلح موعود نے دعاؤں کے ساتھ اس بیت کی بنیاد میں نصب کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔ یہ بیت ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ 325 مربع میٹر مسقّف حصہ پر مشتمل بیت کی تعمیر مکمل ہونے پر 20 اگست 1976ء بروز جمعۃ المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت ناصر کا افتتاح فرمایا۔

بیت ناصر کا قطعہ زمین آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ قطعہ زمین پہلے لیز پر تھا۔ 1997ء میں جماعت نے اس قطعہ زمین کو خرید لیا۔

سال 1999ء میں اس بیت میں توسیع کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے حضور کے نمائندہ کی حیثیت سے اس بیت کی نئی بنیادوں میں سنگ بنیاد رکھا۔

ایک ہزار چار سو مربع میٹر رقبہ پر مشتمل، دو منزلہ نہایت خوبصورت بیت ناصر اپنی وسعت کے بعد ایک ہزار سے زائد نمازیوں کو اپنے اندر سمو سکتی ہے۔

گراؤنڈ فلور پر بیت کے بڑے مردانہ ہال سے ملحق لائبریری ہال، ڈائننگ ہال، کچن اور پانچ دفاتر ہیں اور ایک رہائشی فلیٹ پر مشتمل عمارت ہے۔

جبکہ دوسری منزل پر عورتوں کے لئے ایک بڑا ہال، چھوٹے بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ، اس سے ملحق دو ہالز اور لجنہ کا دفتر ہے۔ اسی فلور پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ اس کے علاوہ دو دفاتر اور MTA کا خوبصورت سٹوڈیو بھی ہے۔ بیت پر دو گنبد ہیں اور بیت کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز کا مینارہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ بیت چونکہ اونچائی پر واقع ہے اس لئے دور دور سے نظر آتی ہے۔

صلح کا عالمی پیغام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ! اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ! اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دنیوی تعاون کا تعلق ہے ہم ان کی باہمی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم کانگرس کے بھی دشمن نہیں، ہم ہندو مہا سبھا والوں کے بھی دشمن نہیں مسلم لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور زمیندارہ لیگ والوں کے بھی دشمن نہیں اور خاکساروں کے بھی دشمن نہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تو احراریوں کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف ان کی ان باتوں کو برا مانتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں۔ ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی تبلیغ کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا۔

(الفضل 17 جنوری 45ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123428 میں انمول فرید

بنت فرید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ انمول فرید گواہ شد نمبر 1۔ ضیاء الدین ولد رفیق احمد گواہ شد نمبر 2۔ عبدالاعلیٰ نجیب ولد منظور احمد مرحوم

مسل نمبر 123429 میں نصرت جہاں باجوہ

بنت منور علی باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نصرت جہاں باجوہ گواہ شد نمبر 1۔ منور احمد علی باجوہ ولد فیض محمد مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالاعلیٰ نجیب ولد منظور احمد مرحوم

مسل نمبر 123430 میں رمیض احمد

ولد محمد ریاض قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ شہر ضلع و ملک جڑانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رمیض احمد گواہ شد نمبر 1۔ شیخ ظفر اقبال ولد شیخ منور احمد گواہ شد نمبر 2۔ اظہر اقبال ولد عبدالحمید

مسل نمبر 123431 میں نادیہ خالد

بنت خالد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نادیہ خالد گواہ شد نمبر 1۔ ظہیر احمد ولد شبیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ عمیر احمد ولد امجد احمد

مسل نمبر 123432 میں حافظہ سونیا سحرش

بنت غلام محمد شاہد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/8 دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ حافظہ سونیا سحرش گواہ شد نمبر 1۔ لقمان ثاقب ولد غلام محمد شاہد گواہ شد نمبر 2۔ محمد افضل شاہد ولد اللہ بخش

مسل نمبر 123433 میں وجاہت احمد

ولد بشارت احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/50 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد یحییٰ بٹ ولد محمد سلیم بٹ گواہ شد نمبر 2۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین

مسل نمبر 123434 میں حمزہ احمد

ولد منور احمد لون قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/2 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حمزہ گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خاں ولد میاں فیروز الدین گواہ شد نمبر 2۔ نصیر احمد طارق ولد مولوی نواب الدین

مسل نمبر 123435 میں امۃ النور

بنت ذوالفقار علی قوم رائے پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمٰن ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ النور گواہ شد نمبر 1۔ اسد محمود ولد صفدر محمود گواہ شد نمبر 2۔ سلطان احمد ولد غلام حیدر

مسل نمبر 123436 میں شازیہ ارم

بنت ذوالفقار علی قوم رائے پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمٰن ضلع و ملک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شازیہ ارم گواہ شد نمبر 1۔ اسد محمود ولد صفدر محمود گواہ شد نمبر 2۔ سلطان احمد ولد غلام حیدر

مسل نمبر 123437 میں ذکریا خالد

ولد خالد محمود قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذکریا خالد گواہ شد نمبر 1۔ خالد احمد ثاقب ولد منظور احمد گواہ شد نمبر 2۔ لقمان فیاض ولد فیاض احمد

مسل نمبر 123438 میں منصور احمد

ولد محمود احمد قوم قریشی پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھڈو والی ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 8 کنال (2) مکان 5 لاکھ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منصور احمد گواہ شد نمبر 1۔ کاشف نسیم ولد نعیم احمد گواہ شد نمبر 2۔ شہزاد انور ولد عبدالستار

مسل نمبر 123439 میں عبدالخالق

ولد محمد بخش قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 78 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی چھور ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 14 مرلہ 10 لاکھ روپے چک نمبر 117 کوٹلی چھور اس وقت مجھے مبلغ 11,870 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالخالق گواہ شد نمبر 1۔ عطاء القدوس ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسلم ولد محمد شفیع

مسل نمبر 123440 میں خورشید احمد

زوجہ عبدالخالق قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت 1974ء ساکن کوٹلی چھور ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 2.5 مرلہ 3 لاکھ روپے کوٹلی چھور اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ خورشید اختر گواہ شد نمبر 1۔ عطاء القدوس ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالخالق ولد محمد بخش

مسل نمبر 123441 میں ساجد علی

ولد رشید احمد قوم گجر پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالر والا ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ساجد علی گواہ شد نمبر 1۔ سردار احمد ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2۔ اکبر احمد ولد بشیر احمد

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس میں داخلہ برائے درجہ اولیٰ سال 2016ء درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔

کلاسز کا آغاز 22/اگست 2016ء سے ہوگا۔

تمام درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی مع مکمل کوائف نام ولدیت، تعلیم و ایڈریس فون نمبر جمع کروائیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم معیار میٹرک ہے ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی داخل ہو کر استفادہ کرسکتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔

کورس کی تمام کتابیں ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

نوٹ: بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کمزوری بڑھنے کی وجہ سے چلنے پھرنے میں کافی دشواری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء الکریم محمود صاحب فرینکفرٹ جرمنی اور بہو مکرمہ رضوانہ رؤف صاحبہ کو مورخہ 11 مئی 2016 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام ایان مبین محمود عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم رؤف احمد صاحب آف مہدی آباد ہمبرگ جرمنی کا نواسہ اور مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب آف گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی مکرمہ وجیہہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب ساکن فرینکفرٹ جرمنی کو مورخہ 24 مئی 2016 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام نادی سلام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحی صاحب ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب سابق امیر جماعت گھسیٹ پورہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دونوں بچوں کی درازی عمر، نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں سحر وافطار وموسم 17 جون

انتہائے سحر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
وقت افطار	7:18
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	40 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 جون 2016ء

8:50 am	درس القرآن
1:00 pm	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء

اٹھوال فیبرکس (سپیشل رمضان آفر)
سیل۔ سیل۔ سیل
بوتیک کی تمام ورائٹی پر سیل، لان کی تمام ورائٹی پر سیل مردانہ ورائٹی پر سیل اس کے علاوہ شال کیپری
اعجاز احمد اٹھوال ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

بجلی آئے نہ آئے۔ لبرٹی کی لان سب کو بھائے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

کراچی بیوٹی کلینک اینڈ سکن کیئر سنٹر اینڈ ٹریننگ سنٹر
صرف خواتین کیلئے
3/60 دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور ربوہ 0336-4177745

حامد ڈینٹل لیب حامد احمد (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
رمضان المبارک میں ڈینٹل چیک اپ فری اور تمام ترپروسیجرز Off50% دانتوں کی صفائی 700 فلنگ 200، 400، 600، Crown+3000- RCT
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

لاثانی گارمنٹس اب پیش کرتا ہے
یکم سے 29 رمضان المبارک تک اپنے معزز کسٹمرز کیلئے ایک شاندار ڈسکاؤنٹ آفر وہ بھی گارمنٹس کی مکمل ورائٹی پر سمر کلیکشن میں عید کیلئے نیو اور پرکشش ورائٹی آ گئی ہے۔ سٹاک محدود ہے۔
فائدہ اٹھائیں کہیں دیر نہ ہو جائے۔
لاثانی گارمنٹس فضل عمر مارکیٹ ربوہ
047-6215508,0333-9795470

رینبو فیشن ربوہ
لیڈیز کرتے۔ کیپری۔ سپیشل آفر لیڈیز سوٹ -/1500
گرلز کرتے۔ کیپری 24 تا 34 سائز
گرلز سوٹ سپیشل آفر -/1000
ریلوے روڈ ربوہ: 0476214377

رمضان آفر سیل
مردانہ ورائٹی پر سیل۔ برقعوں کی تمام ورائٹی پر سیل کلر برقعہ پیس، کالا برقع پیس 410 میں حاصل کریں
خالد کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس
انیس مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0322-7824375

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524
0336-7060580

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
ڈیجیٹل شرٹس پیس 1150/-
بوتیک شرٹ ڈیزائنرز 850/-
تمام برانڈز کی A Class Replica 1750/-
کلاسک لان
کرتے ہی کرتے، دوپٹے ہی دوپٹے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ وشال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، لہنگا اور فراک، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی پاکستانی وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز نیز امپورٹڈ بیڈشیٹس دستیاب ہیں
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10

سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
وقت ہمارا بچت آپ کی
لیڈیز کیلئے لیڈیز سٹاف
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
اب اہلیان ربوہ کو خون، پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ہر قسم کے ٹیسٹ اور PCR مثلاً HCV BY PCR QUALITATIVE QUANTITATIVE, HBV DNA BY PCR QUALITATIVE, HCV BY PCR GENOTYPING, HCV BY PCR QUANTITATIVE HBV DNA BY PCR آپریشن سے نکلنے والی غدود، پتہ، رسولی وغیرہ کے BIOPSY ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں یہاں سے ہی آن لائن رپورٹ حاصل کریں۔ اپنا قیمتی وقت اور اضافی خرچ بچائیں۔
روٹین کے ٹیسٹ: نیز ہڈیوں سے متعلقہ تمام ٹیسٹ جوڑوں، گھٹنوں، گنٹھیاں وغیرہ
CA-125 (کینسر کی ابتدائی تشخیص) IGE (الرجی کی ابتدائی تشخیص) VIT-D LEVEL (ہڈیوں میں VIT-D کی کمی) T3,T4,TSH(TFT) (اعصابی تناؤ تھکاوٹ کاہلی سستی) HBA1C (تین ماہ کا شوگر ریکارڈ) HBS AG (ہیپاٹائٹس B) ANTI HCV (ہیپاٹائٹس C) BY ELISA روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کیے جاتے ہیں
گائنی سے متعلقہ ٹیسٹ: ہارمونز لیول ESTRADIOL PROLECTHN LH FSH روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کیے جاتے ہیں
☆ بیرون شہر سے آنے والے تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ اور لاہور، فیصل آباد، سرگودھا کے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ پرفارم کیے جاتے ہیں۔ ☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 50% تک کم
☆ ایک فون کال پر گھر سے سیمپل بلامعاوضہ کولیکٹ کرنے کی سہولت
☆ اپلائی کرنے والے احباب وخواتین ریکوائرمنٹ کے مطابق تمام ٹیسٹوں سے مستفید ہوسکتے ہیں۔
☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% خصوصی رعائیت
مستحق مریضوں کیلئے 5% خصوصی رعائیت۔
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ
PH: 0476215955
PH: 0476215956
Mob: 0333-7700829

کریسنٹ فیبرکس سپیشل رمضان آفر
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے۔ ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

خوشخبری
لوٹ سیل میلہ
انشاء اللہ مورخہ 17 جون بروز جمعۃ المبارک
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ